فلسطینی مجاہد اور عظیم رہنما یاسر عرفاتؒ کی وفات

گزشتہ ماہ 11 نومبر کو فلسطینی تحریک آزادی کے عظیم قائد اور جدوجہد آزادئ القدس کا وہ زرّیں اور روشن باب بھی ہمیشہ کے لئے بند ہوگیا جس نے گزشتہ پچاس برس سے زائد عالم اسلام کے مقدس شہر القدس و سرزمین فلسطین کی پنجہ یہود سے آزادی کے لئے آخری دم تک لازوال جدوجہد کی۔ لیکن واحسرتا کہ آزادی کا سورج انہیں دیکھنا نصیب نہ ہوا۔ یاسر عرفاتؒ اور فلسطین دو ایسے نام تھے جو ایک دوسرے سے لازم وملزوم تھے۔ اقوام عالم کی آزادی کی تمام تحریکات میں یاسر عرفاتؒ کی طرح طویل اور صبر آزما جدوجہد شاید ہی کسی دوسرے لیڈر کے حصے میں آئی ہو۔ اگرچہ آپ آخر میں انسانی فطرت کے مطابق مایوس بھی ہوگئے تھے اور درمیان میں آپ نے کئی کمزور معاہدے بھی مجبوراً یا مصلحتاً کیے کہ شاید اس کے ذریعے آزادی کی منزل کچھ قریب ہو جائے لیکن اس باب میں آپ کو کچھ خاطر خواہ کامیابی نہ ملی اور آپ سے ایک اچھی خاصی تعداد ناراض بھی ہوئی' اس میں ماہنامہ ''الحق'' بھی شامل ہے' جنہوں نے آپ کی ان پالیسیوں کی مخالفت کی اور آپ پر تنقید کی جو آگے چل کر صحیح ثابت ہوئی۔ لیکن ایک سیاسی لیڈر بھی آخر انسان ہوتا ہے اور اس کی زندگی میں کئی مد وجزر اور انقلابات رونما ہوتے رہتے ہیں اور اسی باعث ان سے غلطیاں بھی ہوتی ہیں۔ اسی وجہ سے آپ سے بھی کئی غلطیاں ہوئیں۔ لیکن آخر تک آپ کی ہر دلعزیزی اور باکمال شخصیت کے وقار میں کوئی خاص کمی واقع نہیں ہوئی۔

یاسر عرفاتؒ کی شخصیت اور ان کی طویل ترین آزادی کی جدوجہد کو ہم بھرپور خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ یاسر عرفاتؒ کے انتقال کے بعد فلسطینی اور عالم عرب اپنے ایک بہت ہی بڑے' قد آور اور عظیم رہنما سے محروم ہوگئے ہیں۔ یاسر عرفات بے سہارا فلسطینیوں کے لئے شجرہ سایہ دار تھے۔ اندھیروں کے سفر میں روشنی کے مینار تھے اور ظالم یہودیوں کی شاطرانہ چالوں کے لئے ایک ڈھال۔ افسوس!! کہ وہ بھی دامِ اجل کا شکار ہوگئے۔

عرفاتؒ نے زندگی کا اکثر حصہ جلاوطنی میں گزارا اور زندگی کے آخری سال بھی قید وبند اور محاصرے میں بسر کیئے۔ عمر بھر آپ پر درجنوں قاتلانہ حملے بھی ہوتے رہے۔ حتیٰ کہ آپکے جہاز بھی ہوا میں کرش ہوئے لیکن ہر بار قدرت نے آپکو فلسطینی کاذ کو بڑھانے کیلئے زندہ رکھا۔ آپ نے اپنی قوم کیلئے اتنی طویل تکلیف دہ اور صبر آزما جدوجہد کی ہے کہ آنے والی نسلیں اور آزادی کیلئے جنگ لڑنے والے آپکے کارناموں سے روشنیاں اور ہمت حاصل کرتے رہینگے۔

یاسر عرفاتؒ نے ہی سب سے پہلے فلسطینی مسئلے کو عالمی سطح پر اجاگر کیا' اور ایک مجاہد اور ایک کامیاب سیاستدان اور ایک بڑے لیڈر کی صورت میں اپنی صلاحیتوں کا لوہا دنیا سے منوایا۔ آپ نے محاذ جنگ سے لے کر اقوام متحدہ اور دیگر تمام عالمی فورمز پر فلسطینیوں کا مقدمہ کامیابی سے لڑا۔ آپ فلسطین کی جدوجہد آزادی میں کبھی نہیں تھکے لیکن افسوس کہ زندگی کی جدوجہد میں آپ آخر کار تھک گئے (یا زہر دے کر شہید کردیئے گئے) اور پیرس کے ایک

ہسپتال میں کئی دن موت وحیات کی کشمکش میں مبتلا رہ کر اور منتظر آنکھوں میں فلسطین کی آزادی کا خواب اور القدس میں دفن ہونے کی آرزو اور حسرت ناتمام لے کر رمضان المبارک کے آخری عشرے جمعۃ الوداع اور آزادی القدس کے دن خلدِ بریں کے سفر پر روانہ ہوگئے۔

تھک تھک کے ہر مقام پر دو چار رہ گئے تیرا پتہ نہ پائیں تو لاچار کیا کریں؟

بھلا ہو مصر کا کہ جس نے ایک غریب الدیار، بے وطن مسافر کی نماز جنازہ کا شاہانہ انتظام کیا۔ ورنہ عالم اسلام کے حکمران کیسے اس کی نماز جنازہ میں اسرائیلی زیر تسلط علاقوں میں جا کر شرکت کر سکتے تھے؟ نماز جنازہ کے والہانہ اور جذباتی مناظر نے ہر آنکھ کو عرفاتؒ کی عظمت میں اشکبار کیا۔ اور پورے عالم اسلام کے ہاتھ اس فرزند اسلام کی مغفرت کے لئے بلند ہوئے۔ حرمین شریفین میں جمعۃ الوداع کے بعد غائبانہ جنازہ پڑھا گیا۔ افسوس! صد افسوس! کہ عظیم فلسطینی مجاہد شیخ احمد یاسینؒ عبدالعزیز رنتیسیؒ اور آخر میں یاسر عرفاتؒ یعنی آزادی کی تمام شمعیں ایک ایک کر کے گل ہوگئیں۔ معلوم نہیں کہ القدس اور فلسطین کی آزادی کیلئے ابھی اور کتنی معصوم شمعیں گل ہونا باقی ہیں؟ اور خدا جانے کہ قبلہ اول کب پنجہ یہود سے آزاد ہوگا؟

کب نظر آ جائے گی بے داغ سبزے کی بہار خون کے دھبے دھلیں گے کتنی برساتوں کے بعد؟

متحدہ عرب امارات کے فرماں روا اور ہردلعزیز حکمران شیخ زائد بن سلطان آلنہیانؒ کی رحلت

بادشاہوں کے بھی کشتِ عمر کا حاصل ہے گور جادۂ عظمت کی گویا آخری منزل ہے گور

رمضان المبارک میں متحدہ عرب امارات کے حکمران، عالم اسلام اور خصوصاً پاکستان کے دیرینہ بہی خواہ کا انتقال ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم رہنما کئی خوبیوں اور صفات سے متصف انسان تھے۔ آپ کی ذات عالم اسلام کی جانی پہچانی اور ایک معروف شخصیت تھی۔ آپ نے یوں تو سارے عالم اسلام میں سب سے زیادہ فلاحی و رفاحی خدمات سرانجام دیں۔ لیکن خصوصاً پاکستان میں، آپ نے بہت زیادہ رفاہی وفلاحی خدمات سرانجام دیں۔ تقریباً ہر بڑے شہر میں آپ کی تاریخی یادگاریں موجود ہیں، جگہ جگہ آپ نے ہسپتال، سکول، فلاحی مراکز، ایئرپورٹس اور خصوصاً بڑی یونیورسٹیوں میں شیخ زاید سنٹر قائم کئے۔ جو آپ کی انسان دوستی اور علم پروری کا بیّن ثبوت ہیں۔ اور آپ نے اپنے ملک متحدہ عرب امارات کو بھی اتنی بے مثال ترقی دی ہے کہ اب متحدہ عرب امارات کا شمار دنیا کے متمول اور خوبصورت وترقی یافتہ ملکوں میں ہوتا ہے۔ ادارہ آپ کے پسماندگان اور حکومتی ارکان و مشائخ سے دلّی تعزیت کرتا ہے۔ ادارہ مرحوم کے رفع درجات کیلئے قارئین سے بھی اپیل کرتا ہے۔ رحمہ اللہ رحمۃً واسعۃ